ریفرینس نمبر: Mad 1513
تاریخ: 29-09-2015

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرض دی ہوئی رقم پر قربانی کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کے پاس ایک لاکھ روپے تھے رمضان المبارک میں اس نے وہ کسی کو بطور قرض دیے اور طے یہ پایا کہ قرض خواہ محرم الحرام میں واپس کرے گا، اب قربانی کے ایام قریب ہیں اور اس کے پاس کوئی اور مال نہیں اور اپنی رقم ان دنوں میں نہیں مل سکتی، کیا زید پر قربانی کرنا لازم ہے یا نہیں؟

سائل: عابد منان (جوہر ٹاؤن، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسؤلہ میں زید کے لیے لازم ہے کہ قرض خواہ سے اتنی رقم کا مطالبہ کرے، جس سے قربانی ہو سکے، جب کہ اس کو ظن غالب ہو کہ وہ دے دے گا اور اگر کوئی صورت نہ بنے کہ نہ تو زید کو ایام قربانی میں وہ رقم مل سکتی ہے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی اور مال ہے، جس سے جانور خرید سکے، تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ اس صورت میں اس پر قرض لے کر قربانی کرنا لازم نہیں اور نہ ہی قرض ملنے کے بعد قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے۔

فتاوی بزازیہ میں ہے: "له دين حال على مقر وليس عنده مايشتريها به لا يلزمه الاستقراض ولا قيمة الاضحية اذا وصل الدين اليه ولكن يلزمه ان يسال منه ثمن الاضحية اذا غلب على ظنه انه يعطيه" ترجمہ: صاحب نصاب کا کسی ایسے شخص پر قرض فوری ہے، جس کا وہ اقرار کرتا ہے اور اس کے پاس کوئی ایسی شے نہیں کہ جس سے وہ قربانی کے لیے جانور خرید سکے، تو اس پر قربانی کے لیے قرض لینا لازم نہیں اور نہ ہی قرض واپس

ملنے پر قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے، لیکن اس کے لیے قربانی کی قیمت جتنی رقم کا سوال کرنا اس کے لیے لازم ہے، جبکہ اس کو ظن غالب ہو کہ وہ دے دے گا۔

(فتاوی بزازیہ، جلد 2، صفحہ 406، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولو کان علیه دین بحیث لو صرف فیه نقص نصابه لا تجب و کذا لو کان له مال غائب لا یصل إلیه فی أیامه“ ترجمہ: اگر کسی شخص پر اتنا دَین ہو کہ وہ اپنا مال اس دَین کی ادائیگی میں صرف کرے، تو نصاب باقی نہ رہے تو اس پر قربانی نہیں ہے۔ اسی طرح جس شخص کا مال اس کے پاس موجود نہیں اور قربانی کے ایام میں وہ مال اسے ملے گا بھی نہیں (بلکہ ایام قربانی کے بعد ملے گا تو اس پر بھی قربانی واجب نہیں)۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، صفحہ 292، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”اوس شخص پر دَین ہے اور اوس کے اموال سے دَین کی مقدار مُجرا کی جائے تو نصاب نہیں باقی رہتی، اوس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایامِ قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اوسے وصول ہو گا تو قربانی واجب نہیں۔“

(بہار شریعت، اضحیہ کا بیان، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 333، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

محمد هاشم خان العطاری المدنی

14 ذو الحجۃ الحرام 1436ھ 29 ستمبر 2015ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔